اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار

# سوادِ اعظم لاہور
ہفت روزہ

باقاعدہ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ

باقاعدہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری

مدیر مسئول
حکیم سید غلام معین الدین نعیمی

سالانہ سات روپے
فی پرچہ ۶ پیسے

جلد ۷ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ | بروز جمعۃ المبارک | ۲۳ اگست ۱۹۶۳ء | شمارہ ۱۱

## نعت شریف

(از قلم صوفی عبدالوہاب زاہد چشتی)

داماں منظر میں ہے پنہاں رُخِ محمدؐ — دل کعبہ ہے ... محمدؐ
لاریب کہ آنکھوں سے لگا لینے کے قابل — ہاتھ آئے اگر خاکِ درِ کوئے محمدؐ
رُخ نورِ سراپا ہے خط و خال ہیں للہ — دور از سرِ عرش ہیں بازوئے محمدؐ
سایا تو کہاں؟ اُس کا تخیل بھی ہے عنقا — اللہ جمیل و قدِ خوش روئے محمدؐ
یارب دلِ خود رفتہ کی اتنی ہے تمنا — تا زیست نہ جائے طلبِ کوئے محمدؐ
یہ ہفت سماوات، ثریا سے ثریٰ تک — ہوتے نہیں پاسنگِ ترازوئے محمدؐ
روشن ہیں تیرے نور سے دامانِ مہ و مہر — تنویرِ خدا ہے رخِ نیکوئے محمدؐ
جب چاہیں تو شق ہو کے پھرے مہرِ درخشاں — وہ جذب وہ کشش پائی گئی سوئے محمدؐ
ظاہر کی دولت ملی شب ہائے جہاں کو — یہ نور کی کرنیں ہیں کہ گیسوئے محمدؐ
ملتی ہی نہیں سیرت و کردار کی تمثیل — یکتائے زمانہ ہے عمل و خوئے محمدؐ

ہر سجدے کو معراج کی دولت ہو میسر
مل جائے جو زاہد کو رہِ کوئے محمدؐ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

## نعت گرامی

(از منظور حسین قاسم فرسٹ ایئر گورنمنٹ کالج منٹگمری)

جن کے دل میں سید الابرار کی الفت نہیں — خوار ہیں کونین میں ان کی عزت نہیں
دو نیم ماہ کو کر دیا اور شمس کو واپس کیا — کون کہتا ہے نبی کو ذرہ بھر قدرت نہیں
ہیں دیتے محمد مصطفےٰ لیتی ہے مخلوقِ خدا — در سے لوٹانا نہیں سرکار کی عادت نہیں
سرہند، بغداد و بریلی میں انہیں کا فیض ہے — ہیں فیض سے محروم وہ ان سے جنہیں نسبت نہیں
ہیں مہرباں وہ کافروں اور دشمنوں پر بالیقیں — مومنوں کے واسطے ہی فقط وہ رحمت نہیں
ہو سامنے کوئے نبی اب ہے آرزو میری یہی — حاجتِ کوثر نہیں اور خواہشِ جنت نہیں

غور سے سن تو اے قاسم اس کا ایماں ہی نہیں
کونین سے بڑھ کر جسے سرکار سے الفت نہیں

قسط دوم

## محمد نور صلی اللہ علیہ وسلم

### اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مصنفہ مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ بدانکہ ... ثابت و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانچہ در صحیح حدیث وارد شدہ اول ما خلق اللہ نوری و سائر مکونات علوی و سفلی ازاں نور و ازاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدور ایں کثرت ازیں وحدت و بروز و ظہور مخلوقات ازاں جوہر عبارات و تعبیرات غریب آوردہ اند۔

ترجمہ:- جان کہ اول مخلوقات اور صدور کائنات و پیدائش عالم و آدم کے واسطہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہیں۔ چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اول ما خلق اللہ نوری اول وہ جو پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے میرا نور ہے اور باقی مکونات و مخلوقات، علوی و سفلی اس نور سے پیدا ہوئی۔ اور اس جوہر پاک سے ارواح و اشباح عرش و کرسی و لوح و قلم، بہشت و دوزخ، ملک و فلک انسان و جنات۔ آسمان و زمین سمندر اور پہاڑ درخت اور باقی مخلوقات پیدا ہوئی اور اس وحدت (نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کثرت کی پیدائش کی کیفیت میں اس جوہر سے مخلوقات کے ظہور کی کیفیت میں عبارات و تعبیرات عجیب لائے ہیں۔ ثابت ہوا کہ سرور دو عالم نور محمد نور مجسم رسول معظم جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلا ریب سبب کائنات اور اصلِ تخلیقِ مخلوقات ہیں۔

امام بیہقی، طبرانی، حاکم نے مستدرک میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار بصدقہ سید الاخیار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خطا معاف فرما۔ ارشاد باری ہوا اذا سالتنی بحقہ فقد غفرت لک ولا محمد ما خلقتک اے آدم (علیہ السلام) تو نے ان کے وسیلہ کر کے مجھ سے سوال کیا ہے۔ پس میں نے تمہیں معاف کیا اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تمہیں پیدا نہ کرتا۔

دیلمی راس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ


ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اتانی جبرائیل علیہ السلام فقال ان اللہ یقول لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار۔

میرے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا اگر آپ نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا۔ نزہۃ المجالس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کس لئے مخلوق فرمائے گئے۔ فرمایا جب مجھ پر وحی نازل ہوئی میں نے عرض کیا یا رب تو نے مجھے کس لئے پیدا فرمایا۔ ارشاد ہوا — ولولاک ما خلقت ارضی وسمائی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین و آسمان کو پیدا نہ فرماتا وعزتی وجلالی لولاک ما خلقت جنتی ولا ناری۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں اپنی جنت و دوزخ نہ بناتا۔

اگر اللہ تعالیٰ آفتابِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا نہ فرماتا تو ذرا بھر کو بھی عالم وجود میں نہ لاتا۔ دنیا و اہل دنیا۔ جنت و نار کی تخلیق آپ ہی کے باعث ہوئی۔ ابن عساکر نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر وحی بھیجی گئی ارشاد باری ہوا۔

لقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا۔ میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا فرمایا کہ جو عزت و منزلت آپ کی میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کر دوں اگر آپ نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔

اسی طرح متعدد احادیث قدسی میں آیا ہے لولاک لما خلقت الافلاک اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا۔ کنت کنزاً مخفیاً میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا جب اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہا تو آپ پیدا فرما دیا۔ کنت کنزاً مخفیاً کا راز تا ابد کھل گیا۔ جب جہاں میں سرورِ دنیا و دیں پیدا ہوئے۔

مذکورہ بالا احادیث قدسی سے روزِ روشن کی طرح روشن ہوا کہ آپ بلاشک وشبہ باعثِ ایجادِ دو عالم اور سبب کائنات ہیں۔ حضرت امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ایمان افروز بیان کا اظہار فرماتے ہیں۔ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض گزار ہیں:

انت الذی لولاک ما خلق امرءٌ کلا ولا خلق الوری لولاک۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وہ ہیں اگر آپ کی ذات پاک نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا۔ بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو تمام کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مرزا اسد اللہ خاں غالب اس کا خوب نقشہ پیش کرتے ہیں۔

دانی گر بمعنی لولاک وارسی
خود ہر چہ از حق است از آں محمد است

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ اس بارے میں یوں رطب اللسان ہیں۔

مسلماں را ہمیں عرفان و ادراک
کہ در خود فاش بیند رمز لولاک

واضح ہوا کہ جملہ موجودات حضور کے صدقہ پیدا ہوئی جیسا کہ حضور کا فرمان ہے اول ما خلق اللہ نوری وکل خلائق من نوری وانا من نور اللہ۔

صلوٰۃ الصفا فی نور المصطفےٰ میں اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث احد الاعلام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی مصنف (تصنیف کی گئی) میں حضرت سیدنا ابن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیءٍ خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذالک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالیٰ ولم یکن فی ذالک الوقت لوحٌ ولا قلمٌ ولا جنۃٌ ولا نارٌ ولا ملکٌ ولا سماءٌ ولا ارضٌ ولا شمسٌ ولا قمرٌ ولا جنیٌ ولا انسیٌ۔ الی آخر الحدیث

یعنی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی فرمایا۔ اے جابر بیشک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتگان، آسمان وزمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے الی آخر الحدیث۔ (صلوٰۃ الصفا ص۳)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العزت جل وعلا نے ہمکلامی اور رسالت سے مشرف فرمایا ارشاد ہوا اے موسیٰ علیہ السلام خذ ما اتیتک وکن من الشاکرین ومت علی التوحید وحب محمدٍ عرض کی خدا وند عالم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں؟ جس کی محبت تیری توحید سے مقرون ہے ارشاد ہوا محمد وہ ہے جس کا نام نامی دو ہزار برس پہلے آسمان وزمین پیدا کرنے سے ساقِ عرش پر لکھا۔ اگر تو مجھ سے قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان پر کثرت سے درود بھیجا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا الٰہی مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آگاہ فرما دے کہ وہ کون ہیں۔ جن کے بغیر تجھ سے تقرب ہو ہی نہیں سکتا خطاب آیا۔ لولا محمدٌ وامتہٗ لما خلقت الجنۃ ولا النار ولا الشمس ولا القمر ولا اللیل ولا النھار ولا ملکاً مقرباً ولا نبیاً مرسلاً ولا ایاک۔ یعنی اگر محمد اور ان کی امت نہ ہوتی تو میں بہشت و دوزخ چاند، سورج، رات، دن ملائکہ، انبیاء و رسل کسی کو پیدا نہ کرتا اور تجھے بھی نہ بناتا۔ (علامہ فائق صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ دقائق الاخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ ومن عرق وجھہ خلق العرش والکرسیُّ واللوح والقلم والشمس والحجاب والکواکب وما کان فی السماء، عرش و کرسی۔ لوح و قلم، سورج حجاب ستارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے آپ کے عرق روئے مبارک سے پیدا ہوئے۔

احادیث مذکورہ بالا سے آفتاب و مہتاب سے بھی زیادہ روشن ہوا کہ آپ جملہ کائنات سے پہلے ہوئے جیسا کہ حضور نے خود فرمایا اول ما خلق اللہ نوری وکل خلائق من نوری وانا من نور اللہ۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ رب تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا فرمایا لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

## موت العالم موت العالم

یہ خبر انتہائی رنج والم سے لکھی جاتی ہے حضرت قدوۃ المسالکین عمدۃ العارفین علامہ مولانا مولوی میاں عبدالباقی صاحب قادری سجادہ نشین درگاہ ہمایوں شریف تعلقہ شکارپور سندھ بعد طویل علالت کے بعد ۲۴ محرم بروز دوشنبہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۶۳ء کو اس جہانِ فانی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## تاریخ وفات

آہ وافسوس کہ آں فاضل فیاض جہاں — آنکہ با دین نبی بود ہمیشہ مشغول۔
مسند آرائے سجادۂ غوثِ عالم — مرجع خلق خدا بود و ہم اصحاب عقول۔
بیست و چارم تاریخ محرم بودہ — کہ دراں پیک اجل بر سر او کرد نزول۔
جستجو چونکہ نمودم ز برائی تاریخ — گشت ز عالم افلاک ندائی موصول
زاہدے ہادی علامہ عبدالباقی — بجناں جا گزیں است احباب رسول

۸۳ ۱۳ ھ

# توحیدِ باری تعالیٰ پر چند اعتراض اور اسکے جواب

(حضرت مولانا ابوالصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی مدرسہ منبع الفیوض حامد آباد)

**سوال :-** یہاں لَمْ یَلِدْ فرمایا اور سورۂ بنی اسرائیل میں وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا" ارشاد ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

**جواب :-** دراصل ولد دو قسم ہے حقیقی جو اپنے والد کا مشابہ وہم شکل ہو۔ دوسرا کسی کو پیار و محبت سے اپنا بیٹا بنائے وہ اگرچہ اس کا شکل نہیں ہوتا لیکن بیٹا بنانے والا محبت کے اظہار سے اپنی ضروریات جتلاتا ہے جس میں محتاجی متضمن ہوتی ہے اور چونکہ نصاریٰ کے دو گروہ تھے۔ ایک جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا حقیقی بیٹا تو نہیں سمجھتے تھے لیکن کہتے کہ اللہ تعالےٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ سورۂ اخلاص میں گروہ اول کا رد فرمایا اور سورۂ بنی اسرائیل میں گروہ ثانی کی تردید فرمائی۔

(کبیر و روح البیان)

اس قسم کے نصاریٰ اب بھی یونہی مدعی ہیں اور اپنے دعویٰ میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ" اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "رُوحٌ مِّنْهُ" کہا گیا ہے۔ یعنی وہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ میں سے ایک روح ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کا ایک حصہ ہیں جو کہ وَلَد کی تعریف کے مطابق ہے ظاہراً عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے بیٹے ہوئے۔ یہ ان کی ایک ایسی فاحش غلطی ہے کہ ادنیٰ عربی دان بھی اس حماقت پہ مذاق اڑائے گا۔ کیونکہ مِنْهُ سے جزئیت (جزء ہونا) نہیں ثابت ہوتی اگر یہ بات ہے تو نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے بیٹے ہوں بلکہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی اولاد متصور ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ پر فرمایا" وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ" یہاں بھی "رُوحٌ مِّنْهُ" کی طرح جَمِيعًا مِّنْهُ ہے۔ اب نصرانیت کی حماقت کہاں منہ چھپائے گی۔

**سوال :-** سورۃ کے جملوں میں لَمْ یُولَدْ تک حرف عطف کیوں نہیں اور پھر حرف عاطفہ کیوں لایا گیا۔

**جواب :-** حرف کا مقتضیٰ مغایرت ہے۔ اور لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد آپس میں مغایر ہیں۔ کیونکہ لم یلد میں والدیت کی نفی ہے۔ اور لم یولد میں مولودیت کی اور ولم یکن لہ کفواً احد میں مماثل و شریک کی اس بنا پر حرف عاطفہ لانا لازم ہوا اور سابقہ جملے چونکہ ہر جملہ اپنے سابق کے لئے مقرر و محقق بن کر آیا اس لئے وہاں پر حرف عطف کا لانا نا موزوں تھا۔ اسی لئے لم یلد سے پہلے حرف عطف نہیں کہ وہ الصمد کا مؤکد ہے۔ کیونکہ جب کہا گیا اللہ تعالےٰ کسی کا محتاج نہیں تو لازماً ماننا پڑے گا کہ نہ وہ والد ہے اور نہ مولود۔ (جمل وغیرہ)

ولم یکن لہ کفواً احدٌ "کفواً" کو بضم الکاف والفا واو اور بکسر الکاف وسکون الفاء اور اسی طرح بضم الکاف وکسر الفاء پڑھا گیا ہے۔ اصل ان میں کفوءً ہے یعنی بالہمز پھر تخفیفاً پڑھا گیا۔ جیسے کہ قاعدہ صرفیہ کا تقاضا ہے۔ کُفُوٌ کی تفسیر میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں۔

(۱) کعب و عطاء وغیرہما فرماتے ہیں کہ کفو یعنے مثل و مساوی ہے۔ اسی سے مکافاۃ ہے یعنے کسی کو پوری جزا دینا۔

(۲) مجاہد فرماتے ہیں کہ ولم یکن لہ کفواً یعنے اس کی کوئی زوجہ نہیں جب اس کی زوجہ نہیں تو پھر نسب مصاہرۃ کا کیا مطلب دراصل اس میں تردید ہے۔ اس قوم کی جس کا ذکر قرآن میں آیا۔ فرمایا" وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا"

(۳) محققین کا خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جب فرمایا کہ میں صمد ہوں۔ یعنے جمیع حوائج، میرے ہاں پیش ہوتے ہیں۔ پھر اس بات کی بھی نفی فرما دی کہ میری ذات "تک والدیت و مولودیت کا واسطہ بھی نہیں ہیں اور نہ ہی مخلوق میں سے میرا کوئی مساوی ہے نہ وجود میں اور نہ علم میں اور نہ قوت میں۔ کیونکہ میں واجب الوجود ہوں اور میرا علم ازلی ابدی ہے اور قدرت میں بھی کوئی ہم پلہ نہیں۔ (کبیر)

**سوال :-** ظرف لغو غیر مستقر کا قاعدہ ہے کہ فصیح کلام میں مؤخر ہو جیسا کہ سیبویہ نے تصریح فرمائی ہے اور یہاں افصح الکلام میں مقدم ہے۔

**جواب اوّل :-** ہر بات کا مدار و مدار غرض و عنایت پہ ہوتا ہے۔ یہاں پہ مماثل کی نفی مقصود ہے۔ جو ظرف سے ادا ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی نحوی قاعدہ ہے کہ جو شے اہم ہو اسے مقدم کیا جائے۔ اسی قاعدہ کے مطابق ظرف کو مقدم کیا گیا۔

**جواب دوم :-** ظرف کی تاخیر سے فواصل صحیح نہیں رہتے اور نحوی قواعد سے فواصل کو مستثنےٰ رکھا گیا۔ (کبیر وغیرہ)

## کفر کے آٹھ اصول ہیں۔

ترکیب۔ عدد۔ نقص یعنی کسی کا محتاج ہونا۔ قلت۔ بساطت۔ علت۔ معلول۔ شبیہ و نظیر کثرت و عدد کی نفی قل ہو اللہ احد سے فرمائی نقص اور قلت کی اللہ الصمد سے اور علت و معلول کی لم یلد ولم یولد سے اور شبیہ ونظیر کی ولم یکن لہ کفواً احد سے (صاوی)

**فائدہ :-** دراصل سورۃ ہذا میں ہر دوسری آیت پہلی آیت کی تفسیر واقع ہو رہی ہے مثلاً جب قائل نے کہا ہو اللہ تو گویا کسی نے کہا وہ کون ہے تو قائل نے کہا احد پھر اس نے پوچھا احد کیا ہے تو اس نے کہا اللہ الصمد پھر اس نے پوچھا الصمد کی وصف کیا ہے تو اس نے کہا لم یلد ہے ولم یولد ہے پھر اس نے پوچھا یہ کون ذات ہے اس نے کہا ولم یکن لہ کفواً احد ہے۔ (روح البیان)

**خاتمہ در نکات**

نکتہ :- سورۂ اخلاص میں اللہ تعالےٰ کی توحید کا بیان ہے۔ لیکن دراصل ان لوگوں کی تردید کی گئی جو اللہ تعالیٰ پر والدیت و مماثلت کا افترا کرتے تھے۔ اور اس کا ازالہ زبانِ رسالت سے کرایا کہ قل ہو اللہ احد الخ اور وہاں سورۂ کوثر میں جب اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے ہوئے تو خود جواب میں فرمایا "انا اعطیناک الکوثر" الخ اب نتیجہ ظاہر ہے کہ رسالت کا تشان بڑھانا اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لیا اور توحید کا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کیا۔

**نکتہ دوم**

سورۂ کوثر میں کفار نے نبی علیہ السلام کو ابتر کہا یعنی اولاد کی نفی کی اور یہاں پر یہود و نصاریٰ نے اثباتِ اولاد کا افترا کیا۔ پھر جس طرح یہاں توحید میں کسی قسم کی کمی واقع ہونے میں ایمان دور وہاں رسالت میں بھی ادنیٰ کمی سے اسلام سے بیگانگی۔

**نکتہ سوم**

یہاں توحید کے اثبات میں صرف قل کافی ہے۔ لیکن وہاں رسالت کے معاملہ میں جمع (انا اعطیناک الکوثر) لوکر شان رسالت کا شان بنایا یعنی ہمیں صرف آپ کے منہ کی کہی ہوئی توحید محبوب ہے دوسرا کوئی توحید کہے بات ہے اسی لئے قرآن میں فرمایا" وَالتِّينِ ... الخ لیکن شان رسالت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا نہ صرف میں واحد تیرا ثنا گو ہوں بلکہ کائنات کے ہر ذرہ پہ آپ کی تعریف فرض کر دی کما قال" اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"

**نکتہ چہارم**

یہاں اپنے دشمنوں کا ذکر کیا اور نہ ہی ان کو کچھ فرمایا صرف اصل مقصود توحید کے بیان پر کتفا فرمایا۔ لیکن سورۂ کوثر میں محبوب علیہ السلام کو بھی تسلی دلائی اور آپ کے مخالفین کی بھی خوب خبر لی وغیرہ وغیرہ۔

**خلاصہ تفسیر**

دنیا میں مذاہب باطلہ اصولی حیثیت سے کل پانچ ہیں۔

(۱) دہریہ۔ وہ کہتے ہیں کہ اس عالم کا کوئی صانع نہیں۔ ھُوَ سے ذات حق کے وجود کا پتہ دیا گیا۔

(۲) فلاسفہ یہ کہتے ہیں کہ اس عالم کا صانع تو ہے۔ لیکن اس کی کوئی اپنی تاثیر نہیں۔ بلکہ یہ تمام امور وسائط سے چل رہے ہیں کہ مئوثر کا درحقیقت یہی مذہب ہے "اللہ" کہنے سے ان کی تردید ہو گی۔

(۳) ثنویہ یہ کہتے ہیں کہ تمام کائنات کے لئے ایک صانع غیر مکتفی ہے۔ فلہٰذا چاہیئے کہ اس عالم میں کئی صانع ہوں۔ "اَحَدٌ" سے ان سے بیزاری کا اظہار کیا گیا۔

(۴) یہود و نصاریٰ گمراہ فرقے جو کہتے ہیں صانع بھی مخلوق کی طرح زن و فرزند کا محتاج ہے۔ بنا بریں وہ کہتے ہیں عیسےٰ اور عزیر علیہما السلام اللہ تعالےٰ کے بیٹے ہیں۔ اور بی بی مریم علیہا السلام اللہ تعالےٰ کی زوجہ ہے۔ "لم یلد ولم یولد" سے اس عقیدہ سے بچاؤ نصیب ہو گیا۔

(۵) مجوسی یہ کہتے ہیں صانع دو ہیں۔ ایک یزدان (خالق خیر) "اہرمن" (خالق شر) اور کہتے ہیں ان دونوں کی آپس اپنی تاثیرات و ایجادات ہیں۔ جب خالق خیر کے لشکر کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جاتی ہے اور جب اہرمن کا لشکر غالب

گذشتہ سے پیوستہ (۳)

# امراض ــــ اور ــــ ان کی تشخیص

(از عاصم الرضوی میرپور آزاد کشمیر)

**ہمارا نظامِ تعلیم**

دوسرا بڑا ناسور جو پاکستان میں رہنے والی امتِ مسلمہ کیلئے جان پکڑ چکا ہے۔ وہ ہے ہمارا نظامِ تعلیم۔ معاف کیجئے اس میں میری تلخ نوائی حق بجانب ہوگی۔ ہمیں آزاد ہوئے ۱۶ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن ہمارے نظامِ تعلیم میں برائے نام قسم کی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

انگریز چاہتا تھا کہ ہمیں غلام رکھے۔ اس صورت میں یہ ضروری تھا کہ وہ ہمارے ذہنوں اور جسموں دونوں کو غلام رکھتا۔ جسموں کی غلامی تلوار کے زور سے لی جاتی ہے۔ لیکن ذہنوں کی غلامی کا طریقہ سوائے اپنے تہذیب و تمدن اور تعلیم و تربیت کی تحریک کے اور کوئی نہیں۔ اور انگریز یہ دونوں طاقتیں رکھتا تھا۔ مسلمانوں کے لئے اور ہر اس قوم کے لئے جس پر اس کی فرمانروائی رہی۔ تعلیمی نصاب میں اپنی گھناؤنی اور گندی تہذیب کے جراثیم داخل کر دیئے۔ چنانچہ وہی نظامِ تعلیم آج تک رائج ہے۔ موجودہ تعلیم کلرک اور چلتے پرزے تو تیار کر سکتی ہے لیکن قوم کی ترقی و عظمت کے لئے مخلص شہری اور قابلِ اعتماد رہنما نہیں بنا سکتی۔ اور حقیقتاً انگریز اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گیا ہے۔ جسموں پر سے اگرچہ اس کی غلامی کے پہرے اُٹھ گئے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے ذہنوں کو غلام بنا گئے ہیں۔ ہماری تہذیب اور تمدنی روایات انتہائی طور پر انگریزی تہذیب سے متاثر ہیں۔ یہاں تک کہ ہم کو انہوں نے اسلام سے متنفر کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اکثر پڑھے لکھے لوگ مذہب کو محض مذاق کا درجہ دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اب مسلمانوں کی شکل و صورت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے میکملن کی صورت سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ اقبالؒ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ ہیں مسلم جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

آپ حضرات میں سے کئی ایک آدمی کافی پڑھے لکھے ہوں گے۔ آپ نے میٹرک میں "ہیور لیشس" کی بہادری کے قصے اور ایف اے کی انگلش پیرونی کتاب میں "گرین فلیگ ڈرائیو" کی کھلی بے حیائی بھی پڑھی ہوگی۔ اور "این اپروچ ٹو انگلش لٹریچر" پارٹ III کی کہانیوں میں انگریزی تہذیب کی جھلک بھی دیکھی ہوگی۔ یہی نہیں "ٹربول ان دی ڈیزرٹ" میں عربوں پر طعن و تشنیع کی بوچھاڑ بھی دیکھی ہوگی۔ بی۔ اے میں انتھالوجی آف انگلش پروز کی کہانی "مِل وِتو" میں انگریزی قسم کی محبت کے چند مناظر بھی دیکھے ہوں گے مزید یہ بھی کچھ دیکھا ہے۔ لیکن کیا کبھی خالد بن ولیدؓ کے سرفروشانہ کارنامے بھی آپ کو بتائے گئے؟ کیا کبھی الغزالیؒ اور رازیؒ اور ابنِ خلدونؒ جیسے فلسفیوں سے بھی آپ کو متعارف کیا گیا؟ کیا مسلمانوں کے علمی کارناموں سے بھی کبھی آپ کو آگاہ کیا گیا؟ پھر ہم کس طرح اور کس منہ سے اپنی آزادی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ جب کہ اندرونِ خانہ ہماری حالت غلاموں سے بھی بدتر ہے۔

ہمارے نصابِ تعلیم میں اسلامیات محض ایک اختیاری مضمون ہے۔ اور طلباء اسلامیات فقط اس لئے پڑھتے ہیں۔ کہ آسان بھی ہے۔ اور ڈویژن بھی بن جائے گی۔ ورنہ نہ تو اسلامیات اور اس ہی کچھ اس قسم کی ہے۔ کہ وہ ہم میں کوئی اسلامی استعداد پیدا کر سکے۔ تاکہ ہم غیر مذہب کے کسی چیلنج کو قبول کرنے کی ہمت پا سکیں۔

**تعلیمِ نسواں**

نظامِ تعلیم کے سلسلے میں تعلیمِ نسواں کے متعلق بھی کچھ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جیسا کہ ہر صاحبِ علم جانتا ہے۔ کہ اسلام نے حصولِ علم کو ہر مرد و زن پر فرض کر دیا ہے حتیٰ کہ فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اقدس ہے اطلبوا العلم ولو کان بالصین کہ علم ہر صورت میں حاصل کرو خواہ تمہیں چین میں ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

یہاں ایک غلط فہمی دور کر دینا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اکثر صاحب یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ مولوی تعلیمِ نسواں کے مخالف ہیں۔ میں اگرچہ کوئی مولوی نہیں۔ اور نہ ہی مولوی حضرات کا وکیل ہوں۔ لیکن بہر حال اعترافِ حقیقت بجائے خود ایک نیکی ہے۔ تو مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں ہے۔ کہ مولوی حضرات تعلیمِ نسواں کے مخالف نہیں ہیں۔ ہاں البتہ طبقۂ نسواں کی موجودہ بے راہروی اور مغرب کی کورانہ تقلید نے انہیں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ ان سب بے حیائیوں کو تعلیمِ نسواں کی طرف چسپاں کریں۔ اور حقیقتاً موجودہ تعلیمِ نسواں اس کی بہت کچھ ذمہ دار ہے۔ جو کہ میں ابھی ابھی ظاہر کئے دیتا ہوں۔

ہمارے زنانہ سکولوں میں خلافِ اسلام باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اکثر آپ کہیں گے کہ ہر مسئلے میں اسلام کو لے آنا چہ معنی دارد۔ تو صاحب! جب تک تم مسلمان کہلاتے ہو تمہیں اسلامی احکام کی پابندی اور ان کا احترام کرنا ہوگا۔ ہاں مسلمان کہلانا چھوڑ دو۔ پھر جو جی میں آئے کرو۔ تو جی ہاں کہا ہمارے زنانہ سکولوں میں بے پردگی نہیں ہے۔ استانیاں طالبات کو راگ ورنگ اور رقص و سرور کی تعلیم نہیں دیتیں۔ ڈرامے کھلے بندوں نہیں ہو رہے۔ سبھی کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن تم سوئے ہوئے ہو۔ آخر کیوں؟ اس وقت ہاتھ پاؤں ہلاؤ گے جب پانی سر سے چڑھ جائے گا۔ کیوں اپنی بچیوں کو سیلاب بے حیائی میں تنکوں کی طرح بہا رہے ہو ؎

یہی ہے جو تعلیمِ نسواں تمہاری
یہی ہے جو شیطان کی پاسداری

اور موجودہ تعلیم کے نتائج دیکھنے ہوں تو اخبارات کا مطالعہ کیجئے۔

**مخلوط تعلیم**

مخلوط تعلیم مغرب سے برآمد کی گئی ہے۔ مخلوط تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جو لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی ادارے میں حاصل کریں۔ یہ سراسر خلافِ غیرت و حمیت اور خلافِ اسلام ہے۔ عموماً یہ تعلیم اعلیٰ کلاسوں میں ہی ہوتی ہے۔ جن میں تمام کے تمام لڑکے اور لڑکیاں نوجوان ہوتے ہیں۔ ایک ہی کلاس اور ایک ہی کمرے میں طلباء اور طالبات کو بٹھانا اور پھر یہ بھی کہنا کہ نفسانی خواہشات میں ہیجان برپا نہ ہو قطعاً بے معنی ہے۔ اسلام ایسی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ہاں شاید آپ مجھے دقیانوسی کے لقب سے نوازیں۔ لیکن میری آنکھیں حال کے پردے کے پیچھے مستقبل کی تباہی کو جھانک رہی ہیں۔ وہ ہے گھر کی تباہی معاشرے کی تباہی اور پھر پوری قوم کی تباہی۔ (باقی آئندہ)

# سوال و جواب

**سوال:** ایک شخص کہتا ہے کہ عورت کا جنازہ غیر محرم اپنے کاندھوں پر نہیں اٹھا سکتا اور ایک کہتا ہے کہ جائز ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ یہ مسئلہ اور اس کا ثبوت مزید تحریر فرما کر مشکور فرمائیں اس لئے عرض ہے کہ تحریر فرمائیں کہ غیر محرم شخص عورت کے جنازہ کو کاندھوں پر اٹھا سکتا ہے یا نہیں۔

(صوفی محمد رمضان منبا کو ڈلیہ فرزند تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار)

**الجواب:** شخص بے قید جس کے منہ میں لگام نہیں شریعت پر افترا کرتا ہے شرعاً محارم و غیر محارم بلکہ اجانب بھی عورت کے جنازہ کو اٹھا سکتے ہیں ہر مسلم پر جنازہ کی مشایعت لازم ہے۔ اگرچہ مشایعت لازم کفایہ ہے۔ جنازہ اٹھانے کے لئے کم از کم چار آدمی کو لازمی ہیں کیا ہر عورت کے چار محرم انتقال لازمی موجود ہوتے ہیں حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے انتقال ان کے محارم میں بالغ افراد میں صرف سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اگر شرعاً یہ حکم تھا کہ غیر محرم جنازہ کو کاندھا دے تو کیوں کر ان کا جنازہ اٹھایا گیا۔ پھر ازواجِ مطہرات کے جنازے کن کن محارم نے اٹھائے؟ شخص مذکور کو توبہ کرنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

(الفقیر قادری محمد اعجاز الرضوی)

**سوال:** زید عشرع صورت ہے زید کا والد اس کو داڑھی منڈوانے پر مجبور کرتا ہے۔ بلکہ نہ منڈانے کی صورت میں پیٹنے اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دیتا ہے۔ ایسی صورت میں زید کو والد کی اطاعت کرنی چاہیئے یا عدمِ اطاعت۔ (محمد لطیف نقشبندی مجددی اوکاڑہ)

**الجواب:** حدیث پاک میں ہے لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق خالق جل اعلیٰ کی نافرمانی میں کسی کی طاعت نہیں ہرگز ہرگز باپ کے کہنے پر داڑھی نہ منڈھائے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم (الفقیر قادری محمد اعجاز الرضوی)

# داخلی خطرہ

(از مفتی محمد حسین صاحب نعیمی)

پاکستان کے قیام سے پہلے علماء دیوبند نے جو پاکستان کے خلاف معاندانہ سرگرمیاں کی ہیں تاریخ کے صفحات ان سے خالی نہیں ہیں۔ مگر اب جب کہ پاکستان قائم ہو چکا ہے اور یہ لوگ بھی اس سرزمین اسلام کو اپنا آشیانہ بنا چکے ہیں۔ ان حضرات سے توقع تھی۔ کہ اپنی پرانی روش کو چھوڑ کر خلوص قلب کے ساتھ پاکستان کی تعمیر میں حصہ لیں گے۔ یا کم از کم ایک وفا شعار شہری کی حیثیت سے اس ملک کے مفاد کے خلاف کسی سرگرمی میں ہاتھ نہیں بٹائیں گے۔ مگر "اقدام" اور "چٹان" کی تازہ بحث سے کئی چھپی ہوئی سازشیں بے نقاب ہو گئیں ہیں۔ علماء دیوبند کی سابقہ روش ایک مرتبہ پھر منظر عام پر آ رہی ہے۔ اور جن ہلاکت کی سرگرمیوں کے لئے انہوں نے پاکستان کو اپنی کمین گاہ بنایا ہوا ہے۔ ان کی حقیقت بھی آشکارہ ہوتی جا رہی ہے۔

ان لوگوں نے پاکستان کے مخالفوں کو اچھا نا بھی اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ حسین احمد مدنی اور ابوالکلام آزاد کی پاکستان سے دشمنی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ مگر یہ لوگ مسجد کے منبروں سے لے کر حکومت کے ایوانوں تک مدنی اور آزاد کی تعریف میں زبان آوری کے جوہر دکھلاتے رہتے ہیں۔ پاکستان کی مخالفت میں گاندھی اور حسین احمد مدنی ہمیشہ دوش بدوش رہے ہیں۔ قائد اعظمؒ پر پھبتیاں کسنے میں ابوالکلام آزاد ولبھ بھائی پٹیل سے کبھی پیچھے نہیں رہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس ملک میں گاندھی اور پٹیل کے ناموں سے تو نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے اور مدنی و آزاد کی تقدیس کا لبادہ اوڑھا جاتا ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ اس ملک میں مدنی اور ابوالکلام آزاد کی تقدیس کے پردے میں ان کے نظریات کی اشاعت کے لئے ایک منظم گروہ کام کر رہا ہے۔ یہ لوگ پہلے مدنی اور آزاد کی صلاحیت اور زہد و تقویٰ کا پرچار کر کے لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اس کے بعد بتلاتے ہیں کہ پاکستان کا قیام کن وجوہات کی بنا پر غلط اور نار وا تھا۔ اور اصل اسلام اور مذہبی اقدار کا فروغ اس ملک کو بھارت کے ساتھ ضم کرنے میں ہی مضمر ہے۔

یہ گروہ کراچی سے لے کر خیبر تک پاکستانی عوام کے ذہنوں کو مسموم کر رہا ہے۔ حسین احمد مدنیؒ کی شخصیت کو ابھارنے اور قائد اعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کو پس پردہ کرنے کا کام بڑی تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ ہم ذیل میں "اقدام" کے تازہ شمارہ سے جناب غلام محمد بٹ صاحب کے مضمون کا ایک اقتباس پیش کر رہے ہیں۔ جس سے اس خطرناک گروہ کے عزائم بے نقاب ہو جائیں گے۔

"میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ حسین احمد مدنی کے اکثر مداح ابھی تک پاکستان کے درپے آزار ہیں اور یہی حال ابوالکلامیوں کا ہے۔

اگرچہ یہ بات بھی درست ہے کہ قائد اعظمؒ کے مداح بھی پاکستان دشمنی میں کسی سے کم نہیں رہے۔ لیکن یہ دشمنی بے سمجھی اور ناعاقبت نا اندیشی کی بنا پر ہے۔ اس کے پیچھے کوئی منظم فکر کارفرما نہیں۔ میں نے حال ہی میں عربی کا مطالعہ کرنے کے لئے کراچی نیو ٹاؤن کی مسجد کے فارغ التحصیل کے طالب علم سے عربی پڑھنا شروع کی تھی جس کے لئے میں انہیں معقول معاوضہ دیتا تھا۔ یہ مولوی صاحب حسین احمد کے نام پر رحمۃ اللہ کہنے سے کبھی نہ چوکتے اگر مجھے اس سے کوئی سروکار نہ تھا۔ میں نے یونہی ایک مرتبہ قائد اعظمؒ مرحوم کا نام لیا اور قیام پاکستان کی جدوجہد کے سلسلے میں ان کی تعریف کی تو یہ مولوی۔ بے اختیار چلا اٹھے۔ کہ محمد علی جناح تو مکار دغاباز اور بے ایمان آدمی تھا۔ اس نے ترکی کے اتاترک کی طرح مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور اسلام کے نام پر پاکستان بنا دیا۔ حالانکہ ان کی نیت میں خدا اور رسول کی کوئی وقعت نہ تھی۔ میں نے ذرا بحث کو جاری رکھنے کے لئے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ پاکستان کا خیال قائد اعظمؒ نے پیش کیا۔ بلکہ اس کے ذمہ دار تو علامہ اقبال ہیں۔ قائد اعظمؒ تو محض ہمارے وکیل تھے انہوں نے اسلام کے نام پر کبھی ووٹ نہیں مانگا۔ بلکہ وہ مسلمانوں کی عیست اور وحدت کے نام جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ یقین مانئے! کہ اس مسجد کے اور طالب علم بھی وہاں موجود تھے۔ سب نے کہا۔ کہ اقبالؒ بے کار آدمی تھے ان کا ذکر چھوڑو۔ مگر یہ بات سچ ہے کہ محمد علی جناح مکار تھے اور پاکستان کا قیام نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ یاد رہے کہ کراچی نیو ٹاؤن مسجد کے پیش امام محمد یوسف بنوری ہیں۔ وہ اپنے آپ کو حسین احمد مدنی اور حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کا شاگرد رشید کہتے ہیں۔ اگرچہ میری بڑی ان سے بالمشافہ گفتگو نہیں ہوئی۔ لیکن اس مدرسے کے طالب علموں کا رویہ نے مجھ پر یہ بات عیاں کر دی ہے۔ کہ مولوی محمد یوسف بنوری بھی مزید کوئی ہندوستانی ہیں۔ اور خفیہ خفیہ پاکستانی طالب علموں کے ذہنوں کو مسموم کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ مسجد کے ملا کو سیاست کا جتنا علم ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ پھر مسجد کے طالب علم کو اتنی ہمت کہاں! کہ پاکستان کی الجھی ہوئی سیاست پر رائے زنی کر سکے۔ مجھے مجبوراً آپ کے خیال سے متفق ہونا پڑتا ہے۔ کہ دیوبند کے علماء ابھی تک پاکستان کو اپنے دلوں میں جگہ نہیں دے سکے۔"

اس اقتباس کے سامنے آجانے کے بعد اب یہ بات مستور نہیں رہی کہ محمد یوسف بنوری اور ان کے ہم نوا علماء دیوبند پاکستان کے خلاف کیا عزائم رکھتے ہیں اور ان کا پاکستان میں رہنا در حقیقت کن مقاصد کی تکمیل کے لئے ہے۔

اس سلسلہ قابل غور یہ بات ہے کہ حکومت اور محکمۂ اوقاف نے فوج کی امامت اور خطابت کے تقرر کے لئے جن مدارس کو معیار قرار دیا ہے وہ تمام مدرسے یوسف بنوری اور اس کے ہم خیال مدارس کے فارغ التحصیل ہیں۔ اور خطباء فوج میں جا کر پبلک خیالات کی اشاعت نہیں کریں گے کیا کس قسم کے خطباء کی تقریریں فوجی مزاج میں انقلاب کا باعث نہیں بنیں گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے یہ مخالف علماء موقعہ ملنے پر فوج کے اہم رازوں کو بھارت کے محکمہ دفاع تک پہنچانے میں سستی نہیں کریں گے۔ ہر ملک کا استحکام اس کی فوجی قوت سے ہوا کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت پاکستان دشمن عناصر کی چالاک نگاہ سے بھی مخفی نہیں ہے۔ اگر ان لوگوں کو فوج کے نظام میں پیر جمانے کا موقعہ مل گیا۔ تو ان کی پہلی کوشش فوج کے سکون کو درہم برہم کرنے کے لئے عمل میں آئے گی۔ جو لوگ شہر میں فرقہ وارانہ فساد، انتشار پیدا کرنے کی مشق بہم پہنچا چکے ہیں ان کے لئے فوج میں مذہبی خلفشار پیدا کرنا مشکل نہیں ہوگا۔

حسین احمد مدنی اور ابوالکلام آزاد کے ارادت مند پاکستان کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اس ملک میں ایک منظم جال پھیلایا ہوا ہے۔ ہم نے تحریری شواہد کے ساتھ اس حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے۔ اور اگر پاکستان کے ارباب اقتدار چشم بصیرت سے محروم نہیں ہو گئے۔ تو انہیں چاہیئے کہ قومی ہونے سے پہلے اس تحریک کا گلا گھونٹ دیں ورنہ اس گروہ کے خیال میں پاکستان کی حیات کے دن گنے جا چکے ہیں۔

حکومت کو چاہیئے کہ جن مدارس میں پاکستان اور قائد اعظم کے خلاف زہریلے جراثیم پیدا کئے جاتے ہیں انہیں یک قلم ختم کر دے اور پاکستان کے دشمنوں اور ملک کے غداروں کو عبرتناک سزائیں دے ورنہ کم از کم جن مدارس کے علماء کو فوج کے لئے منظور کیا گیا ہے ان کی صحیح پڑتال کرے تاکہ اس حقیقت کا کھوج لگایا جا سکے کہ وہ کون سے مدارس ہیں۔ جو نظریۂ پاکستان کے مخالف اور مدنی و آزاد کے ارادت مند ہیں۔ مزید براں حیرت انگیز امر یہ ہے۔ کہ محکمہ اوقاف نے نیلے گنبد میں ایک صد سالہ مدرسہ رحیمیہ کو ختم کر کے اس کی جگہ حسین احمد مدنی

کے نام پر جامعہ مدینہ قائم کیا ہے۔ اور اس کو مالی امداد محکمہ اوقات کے قومی خزانے سے دی جا رہی ہے۔ کیا اس محکمہ کے بعض افراد کے خیال میں ابھی پاکستان دشمن علماء کی تعداد کافی نہیں ہوئی جس کو پورا کرنے کے لئے مدنی مشنوں میں اور اضافہ کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ حکومت اور محکمہ اوقات نے اس امر کی طرف توجہ نہ کی اور قومی خطابت کے دروازے مدنی اور ایوالکلامی علماء کے لئے بدستور کھلے رکھے تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ یا تو پاکستان کے حکام اس کے مخالفوں کے ہم نوا ہیں اور یا پھر ان کی سستی نا اہلی اور بے حسی اس قدر زیادہ ہو چکی ہے کہ وہ گھر میں داخل ہونے والے دشمنوں کو روک بھی نہیں سکتے۔"

---

**وال بھچراں** ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ موافق ۴ اگست ۱۹۶۳ء قصبہ وال بھچراں ضلع میانوالی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب سعید نہایت شان و شوکت سے پرامن منائی گئی۔ علاوہ ازیں عید میلاد النبی کی خوشی میں انجمن خدام فیض رضا کی طرف سے مختلف مقامات (میانوالی۔ شادیہ۔ کندیاں۔ ڈھلہ) پر تقاریر ہوئیں۔ کندیاں میں انجمن کی طرف سے ذیل کے ماہرین بولنے والے حضرات بھیجے گئے۔ مولانا محمد طفیل صاحب صدر انجمن ہذا (۲) مولانا غلام نبی مشیر خاص (۳) مولانا محمد انور صاحب اور ڈھلہ میں مولانا ظہور حسین صاحب (۴) محمد اشرف شاہ ہاشمی سیکرٹری انجمن ہذا (۵) مولانا عطا محمد صاحب (۶) مولانا محمد ابراہیم صاحب مشیر خاص۔ اور شادیہ میں حضرت علامہ ابو الفتح محمد اللہ بخش صاحب مہتمم جامعہ ہذا نے تقریر فرمائی۔ مقام (ڈھلہ) میں مولانا غلام عباس صاحب نے تقریر کی وغیرہ وال بھچراں ضلع میانوالی میں حضرت علامہ ابو الفتح مولانا محمد اللہ بخش صاحب نے تقریر فرمائی بعد ازاں حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب صدر مدرس ہذا نے تقریر فرمائی۔

**چک نمبر ۱۴۴** ۲ر اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۱۱ر ربیع الاول ۱۳۸۳ھ بروز جمعہ دن کو ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ عید میلاد النبی نورانی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ چک نمبر ۱۴۴ ضلع منٹگمری منعقد ہوا اس جلسہ میں قرب و جوار کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

**بورے والہ** ۲۶ر جولائی کو مولانا غلام رسول صاحب سمندری والے زیر صدارت چوہدری عمر الدین نے جامعہ حنفیہ غلہ منڈی میں ۲۷ر جولائی کو صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب نے نئے چک ۲۶۷ میں زیر صدارت سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب، ۲۹ر جولائی کو سید حامد علی شاہ صاحب محلہ فریدکوٹیاں میں یکم اگست سید افتخار الحسن لائل پور طارق آباد جامع مسجد غلہ منڈی بورے والہ میں زیر صدارت چوہدری سردار خاں ۱ر اگست کو جامع مسجد اڈہ لاریاں میں سید محمد محفوظ الحق شاہ نے ۴ر اگست کو محمد عارف اللہ صاحب قادری ٹیکسٹائل ملز داؤد آباد کی جامع مسجد میں تقاریر فرمائیں۔ ۴ر اگست کو سارے شہر میں شاندار جلوس نکالا علی الصبح

غلہ منڈی کی جامع اکبر مسجد میں ختم شریف کی مٹھائی تقسیم کی گئی ۹ بجے زیر قیادت شاہ صاحب جلوس نکالا گیا سارا راستہ شمع رسالت کے پروانوں نے محرابوں اور جھنڈوں سے سجایا ہوا تھا ۱۰ بجے صلوٰۃ و سلام کے بعد جلوس کا اختتام ہوا غلہ منڈی میں مندرجہ بالا اصحاب نے میلاد پاک تقاریر فرمائیں۔

**ڈیرہ غازی خاں** امیر اعلیٰ مرکزی پاک سنی تنظیم حضرت مولانا غلام جہانیاں صاحب نے کوٹ مٹھن کے مقام پر ۲۵، ۲۶ اگست کو پاک سنی تنظیم کا دو روزہ خصوصی اجلاس طلب کیا ہے۔ جس میں ڈویژن ملتان، بہاولپور، خیرپور اور حیدرآباد کے شاخ ہائے پاک سنی تنظیم کے صدر ناظمین صاحبان شرکت کریں گے۔ اس دو روزہ خصوصی اجلاس میں پاک سنی تنظیم کی مذکورہ بالا ڈویژنز میں رفتار ترقی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور رفتار ترقی کو تیز کرنے کے لئے غور و خوض کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں صدر و ناظمین صاحبان کو دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہیں۔

---

## نعت گرامی

(از منظور حسین قاسم فرسٹ ایر گورنمنٹ کالج منٹگمری)

جہاں میں شکل احمد بن کے وہ نور قدیم آیا
محبت کا احد کے درمیان حبیب حرف میم آیا

ہوا ہم پر کرم اللہ کا جب وہ کریم آیا
خدا کا رحم لایا ساتھ جس دن وہ رحیم آیا

گئے فرش زمیں سے جب فلک پر سرورِ دوراں
قدم بوسی کی خاطر دوڑ کے عرش عظیم آیا

مسیحا آگیا مردہ دلوں کے زندہ کرنے کو
کلام حق کے سمجھانے کی خاطر یہ کلیم آیا

عرب کے بے سمجھ لوگوں کے سمجھانے کو دنیا میں
عقیل آیا فہیم آیا علیم آیا حلیم آیا

ہر اک موتی کی قیمت گھٹ گئی بازار عالم میں
مقابل ان کے جب وہ بے بہا در یتیم آیا

نہ پھیرا جائے گا محروم بے شک آستانہ سے
شفیع المذنبین کے در پہ یہ قاسم اثیم آیا

---

**داؤد خیل** انجمن غوثیہ داؤد خیل کے تحت دو روزہ مورخہ ۲۷ و ۲۸ جولائی کو جلسہ نہایت ہی تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔

جس میں صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب لائل پور اور حضرت مولانا مفتی محمد میاں صاحب گجرات نے شمولیت فرمائی آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت نہایت شرح و بسط سے فرمائی عوام بہت ہی متاثر ہوئے۔

**بصیر پور میں جشن میلاد** مورخہ ۳۰ جولائی ۸ ربیع الاول شریف بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور میں ایک عظیم الشان جلسہ عید میلاد حضرت فقیہ اعظم پاکستان استاذ العلماء قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب نعیمی دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دار العلوم کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نعت خوانی کے بعد خطیب ملت علامہ ابو الفیض علی محمد صاحب نوری خطیب اعظم وہاڑی نے مسلسل اڑھائی گھنٹے ایمان افروز بیان

فرما کر حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ بعد ازاں صلوٰۃ و سلام پر بخیر و خوبی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(۲) مورخہ ۴ر اگست مطابق ۱۲ر ربیع الاول بروز جمعہ صبح آٹھ بجے بسلسلہ عید میلاد النبی ایک عظیم الشان جلسہ محب ملت جناب میاں ظفر علی خاں صاحب چیئرمین یونین کونسل بصیر پور کی زیر صدارت ہائی سکول بصیر پور میں منعقد ہوا جس میں دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے تمام مدرسین و طلباء کے علاوہ اہالیان شہر نے بھی بکثرت شمولیت کی اور حضرت فقیہ اعظم پاکستان قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب نعیمی مدظلہ نے میلاد النبی پر ایمان افروز بیان فرمایا۔ اور منکرین میلاد کے تمام اعتراضات کے مسکت جوابات دیے۔ اور مجمع نعرہ ہائے تکبیر و رسالت اور فقیہ اعظم زندہ باد سے گونج اٹھا۔ اور بعد میں حضرت فقیہ اعظم کی ہی قیادت میں نہایت طویل جلوس ہائی سکول سے شروع ہو کر مختلف گلی کوچوں سے چکر لگاتا ہوا دار العلوم حنفیہ فریدیہ میں ختم ہوا۔

(۳) ۱۲ ربیع الاول شریف رات بعد نماز عشاء باہتمام یونین کونسل کے سامنے وسیع پنڈال میں چیئرمین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حضرت علامہ ابو الضیاء محمد باقر صاحب ضیاء النوری صدر المدرسین دار العلوم حنفیہ فریدیہ اور حضرت العلام مولانا صاحبزادہ محمد نصر اللہ صاحب نائب مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ اور حضرت علامہ ابو الحقائق مولانا محمد رمضان صاحب محقق النوری نے بالترتیب بیانات فرمائے۔ جو نہایت ہی کامیاب ہوئے۔ اور جلسہ نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کی ایمان افروز صداؤں میں ختم ہوا۔

**اپیل** مشرقی پاکستان چاٹگام میں "احمدیہ رضویہ اسلامیہ" مدرسہ ایک مشہور دینی واحد سنی درسگاہ ہے عرصہ سے اس میں دینی مذہبی تعلیم اور اشاعت مذہب اہلسنت و جماعت جاری ہے۔ کثیر تعداد میں طلبہ علوم دینیہ اور موافق اہلسنت و جماعت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ جولائی ۱۹۶۳ء کے تباہ کن سیلاب کی وجہ سے اس کی کچی عمارت معہ دار الطلبہ و کتب خانہ وغیرہ و دوسرے مال و اسباب منہدم ہو کر تقریباً ۲۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ اصحاب دولت و ارباب ثروت خصوصاً دردمندان اہلسنت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس کی دوبارہ پختہ تعمیر میں حتی الوسع امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

حکیم غلام معین الدین نعیمی طابع و ناشر اور مدیر نے نعیمی پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر نعیمی دواخانہ لال کھوہ موچی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔



ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی